سوال

(328) مطلقہ عورت کی میراث

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

خاوند نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، وہ عدت گزار رہی تھی یا گزار چکی تھی کہ اچانک خاوند کا انتقال ہوگیا۔ کیا اس صورت میں عورت خاوند کے ترکہ کی وارث بن سکتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر مطلقہ عورت کا خاوند عدت کے دوران مرگیا تو یہ طلاق دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو وہ طلاق رجعی ہوگی یا غیر رجعی۔ اگر طلاق رجعی ہے تو عورت اختتام عدت تک بیوی کے حکم میں ہے وہ خاوند کی وفات کے بعد طلاق کی عدت سے وفات کی عدت میں منتقل ہوجائے گی۔

طلاق رجعی یہ ہے کہ خاوند بیوی کو دخول کے بعد بغیر معاوضہ دیئے پہلی یا دوسری طلاق (خلع نہیں) دے دے اس دوران اگر اس کا خاوند فوت ہوجائے تو وہ اس کی وارث ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ ۚ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَن يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِن كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَٰلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا ۚ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ (البقرة2 228)

''اور طلاق دی گئی عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک روکے رکھیں اوران کے لیے یہ جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے رحموں میں جو پیدا کیا ہے اسے وہ چھپائیں، اگر وہ اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہیں۔ اوران کے خاوند اس مدت میں ان کے واپس لوٹالینے کے زیادہ حقدار ہیں، بشرطیکہ اصلاح احوال کا ارادہ رکھتے ہوں اور عورتوں کے بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان پر مردوں کے حق ہیں۔''

اسی طرح ارشاد ہوا:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ ۖ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِن بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَن يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۚ وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ۚ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَٰلِكَ أَمْرًا ١ (الطلاق65 1)

''اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دینے لگو تو ان کی عدت میں انہیں طلاق دو اور عدت کا حساب رکھو اور اللہ سے جو تمہارا پروردگار ہے ڈرتے رہو نہ تم انہیں ان کے گھروں سے نکالو

اورنہ وہ خود نکلیں،بجز اس صورت کے کہ وہ کھلی برائی (بے حیائی) کا ارتکاب کریں ، یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں اور جو کوئی اللہ کی حدوں سے تجاوز کرے گا، تو اس نے اپنے اوپر ظلم کیا ۔ تم نہیں جانتے شائد کہ اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی نئی بات پیدا کر دے ۔''

اللہ تعالیٰ نے مطلقہ عورت کو عدت کے دوران خاوند کے گھر میں رہنے کا حکم دیا ہے ، اور فرمایا ہے کہ وہ نہیں جانتی کہ شائد اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی نئی صورت حال پیدا فرما دے ، یعنی اس کا خاوند اس سے رجوع کر لے ۔

اور اگر اچانک مر جانے والے خاوند نے بیوی کو طلاق بائنہ یعنی تیسری طلاق دی ہو یا بیوی نے خاوند سے خلع کیا ہو یا وہ طلاق کی عدت نہیں بلکہ فسخ نکاح کی عدت گزار رہی ہو تو ان سب صورتوں میں وہ خاوند کی وارث نہیں بن سکتی اور نہ عدت طلاق سے عدت وفات میں منتقل ہو گی ۔ ہاں ایک ایسی صورت ہے جس میں بائنہ طلاق والی عورت خاوند کی وارث بن سکتی ہے ، وہ یہ کہ خاوند نے مرض الموت کے دوران بیوی کو ترکہ سے محروم کرنے کے ارادے سے طلاق دی ہو ۔ اس صورت میں اگرچہ عدت گزر گئی ہو وہ پھر بھی خاوند کے ترکے کی وارث بن جائے گی ، لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ عورت نے آگے نکاح نہ کیا ہو ، ورنہ وہ اس سے محروم ہو جائے گی ۔ ۔ ۔ شیخ محمد بن صالح عثیمین ۔ ۔ ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ برائے خواتین

مختلف فتاویٰ جات ، صفحہ: 348

محدث فتویٰ